روزنامہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۲۸ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ھش | ۱۱ شوال ۱۳۶۶ھ | ۲۸ اگست ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۹۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں میں درد کی تکلیف زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:

حقیقی صلح اور کامل ایمان

از سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

"ہر احمدی جو صلح کا شہزادہ بننے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا خادم نہیں۔ اور آپ کی روحانی اولاد نہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صلح سے میری مراد وہ صلح نہیں۔ جو عقائد کو قربان کرکے کی جائے۔ جو خدا تعالےٰ نے سمجھایا ہے۔ اس پر قائم رہنا ہر ایک کا فرض ہے۔ گو ہم کمزور ہیں۔ گو ہم میں سے بعض کے لئے دکھوں کی برداشت مشکل ہوجاتی ہے۔ مگر ہم خدا تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں ایسا ایمان بخشے۔ کہ اگر ہمارا ذرہ ذرہ آروں سے چیر دیا جائے۔ اور ہماری ہڈیاں ہتھوڑوں سے توڑ دی جائیں۔ پھر بھی ایمان کو نہ چھوڑیں۔ اور ہماری زبانوں پر اسی کا نام ہو۔ پس ہم وہ صلح چاہتے ہیں۔ جو امن و اطمینان کا موجب ہو۔ مگر جس میں حریت ضمیر قائم رہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء مطبوعہ الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۴۵ء)

دعا کی قبولیت کیلئے سب سے ضروری چیز

رقت اور سوز و گداز

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

"دعا کی قبولیت کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز یہ ہے۔ کہ اس کے ساتھ رقت اور سوز و گداز ہو۔ جتنا سوز و گداز زیادہ ہوگا۔ اتنا ہی قبولیت کا رنگ اختیار کریگی۔ کسی نے کہا ہے جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جائے۔ جو مرتے نہیں ان کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ صرف مونہہ سے کہہ دینے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ جب تک اس دعا کے ساتھ پر درد جذبات نہ ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم اور مظلوم کی دعا کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ وہ عرش الٰہی کو ہلا دیتی ہے۔ انہیں کوئی لمبی لمبی دعائیں کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی ایک آہ ہی عرش کو ہلانے کے لئے کافی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ درد کے جذبات سے پُر ہوتی ہے۔ اور وہ اس بادل کی طرح ہوتی ہے۔ جو پانی سے پُر ہوتے ہیں۔ اور اپنے پانی سے زمین کا چپہ چپہ گیلا کر دیتے ہیں۔ اور جو دعا جذبات درد سے خالی ہے۔ وہ سوکھے بادل کی طرح ہے کہ جس میں پانی کا ایک قطرہ نہیں ہوتا۔ صرف اس کے ساتھ آندھی ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات وہ گھروں کی چھتوں کو اڑا کر لے جاتا ہے۔ پس تمام احمدی دوستوں کو اپنے لئے اپنے ہمسایوں کے لئے اپنی جماعت کے لئے باقی مسلمانوں کے لئے۔ موجودہ زمانہ کی مشکلات اور اس کے خطرات کو سوچ سوچ کر دعائیں کرنی چاہئیں۔ تا ان کی دعائیں جذبات کے ماتحت ہوں۔"

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

موجودہ ایامِ مصائب و شدائد

حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی نہایت قیمتی نصائح

(از جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل)

"تلک الایام نداولھا بین الناس" کے مطابق آج مسلمان جن مصائب و شدائد میں مبتلا کئے گئے ہیں۔ ان حالات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیسیوں پیشگوئیاں نہایت واضح اور روشن الفاظ میں موجود ہیں۔ جو بارہا لوگوں کو سنائی جا چکی ہیں۔ جماعت احمدیہ بھی آج کل ان مصائب سے دوچار ہے۔ جو ایسے حالات کا لازمی نتیجہ ہیں۔ اس کے بارے میں ذیل میں حضرت مسیح موعود کی ایک تقریر کا کچھ حصہ دیا جاتا ہے۔ جو حضور نے دسمبر ۱۹۰۷ء کے سالانہ جلسہ کے موقع پر فرمائی تھی۔ احباب کرام اسے پڑھیں۔ بار بار پڑھیں۔ اور خوب غور سے پڑھیں۔ اور پھر اس پر عمل پیرا ہوں۔ وما توفیقی الا باللّٰہ۔

"وَلنبلونکم بشیءٍ من الخوف وَالجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات۔ وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ و اولئک ھم المھتدون۔ یہ وہ مصائب ہیں۔ جو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے ڈالتا ہے۔ یہ ایک آزمائش ہے۔ جس میں کبھی تو انسان پر ایک بھارے درجہ کا ڈر لاحق ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت اس خوف میں ہوتا ہے کہ شاید اب معاملہ بالکل بگڑ جائیگا۔ کبھی فقر و فاقہ شامل حال ہو جاتا ہے۔ ہر ایک امر میں انسان کا گزارہ بہت تنگی سے ہونے لگتا ہے۔ کبھی مال میں نقصان نمودار ہوتا ہے۔ تجارت اور دوکانداری بگڑ جاتی ہے یا چور لیجاتے ہیں۔ کبھی ثمرات میں نقصان ہوتا ہے۔ یعنی پھل خراب ہو جاتے ہیں۔ کھیتی ضائع ہو جاتی ہے۔ یا اولاد عزیز مر جاتی ہے ...... لیکن اللہ تعالیٰ ظالم نہیں۔ جب کسی پر صدمہ سخت ہو اور وہ صبر کرے۔ تو جتنا صدمہ ہو۔ اتنا ہی اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ رحیم۔ غفور اور ستار ہے۔ وہ انسان کو اس واسطے تکلیف نہیں پہنچاتا کہ وہ تکلیف اٹھا کر دین سے الگ ہو جاوے۔ بلکہ تکالیف اس واسطے آتی ہیں۔ کہ انسان آگے قدم بڑھاوے۔

صوفیاء کا قول ہے کہ ابتلا کے وقت فاسق آدمی قدم پیچھے ہٹاتا ہے لیکن صالح آدمی اور بھی آگے قدم بڑھاتا ہے۔ .....

درحقیقت انسان کا تقویٰ تب محقق ہوتا ہے۔ جب اس پر کوئی مصیبت وارد ہو۔ جب وہ تمام پہلو ترک کر کے خدا کے پہلو کو مقدم کرے۔ اور آرام کی زندگی کو چھوڑ کر تلخ زندگی قبول کرے۔ تب انسان کو حقیقی تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ انسان کی اندرونی حالت کی اصلاح نری رسمی نمازوں اور روزوں سے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ مصائب کا آنا ضروری ہے۔ ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

اول حملہ عشق کا شیر کی طرح سخت ہوتا ہے۔ جس قدر انبیاء اور رسول اور صدیق گذرے ہیں۔ ان میں سے کسی نے معمولی امور سے ترقی نہیں پائی۔ بلکہ ان کے مدارج کا راز اس بات میں تھا۔ کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ موافقت تامہ کی۔ مومن کی ساری اولاد ذبح کر دی جاوے۔ اور اس کے سوائے بھی اس پر تکالیف پڑیں۔ تب بھی وہ بہرحال قدم آگے بڑھاتا ہے۔

دیکھو انسان باوجود ہزاروں کمزوریوں کے اپنے سچے دوست کے ساتھ وفاداری کرتا ہے۔ تو کیا خدا جو رحمان اور رحیم ہے۔ وہ تمہارے ساتھ وفاداری نہ کرے گا۔ خدا سے ایسا پیار کرو۔ کہ اگر ہزار بچہ ایک طرف ہو۔ اور خدا ایک طرف۔ تو خدا کی طرف اختیار کرو۔ اور بچوں کی پروا نہ کرو۔ ...... قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔ جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں۔ کہ ایک وقت تھا کہ ہمارا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ خدا نے ہم کو پیدا کیا۔ اور اسی کی ہم امانت ہیں۔ اور اسی کے پاس جانا ہے۔ ایسے لوگوں کے واسطے بشارت ہے۔ ان مصائب کے ذریعہ سے جو برکات حاصل ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت ملتی ہے۔ وہ نماز روزہ زکوٰۃ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

اب اہل جماعت غور سے سنیں۔ اور اس بات کو سمجھیں۔ کہ دونوں قسم کی تکالیف خداوند تعالیٰ نے تمہارے واسطے رکھی ہیں۔ اول تکالیف شرعی ہیں۔ ان کو برداشت کرو۔ دوسری تکالیف قضا و قدر کی ہیں۔ اکثر انسان شرعی تکالیف کو کسی نہ کسی طرح ٹال دیتے ہیں۔ اور ان کو پورے طور سے ادا نہیں کرتے۔ مگر قضا و قدر سے کون بھاگ سکتا ہے۔ اس میں انسان کا اختیار نہیں۔ یاد رکھو کہ انسان کے واسطے یہی ایک عالم نہیں۔ بلکہ اس کے بعد ایک اور عالم ہے۔ یہ تو ایک بہت ہی مختصر زندگی ہے۔ کوئی پچاس ساٹھ سال کی عمر پا کر مر گیا۔ کسی نے دس بارہ سال اور گذار دیئے۔ اس جگہ کی مصائب کا خاتمہ تو موت کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ مگر اس عالم کا خاتمہ نہیں۔ جب قیامت برحق ہے۔ اور وہ ایمان کا لازمہ ہے۔ تو اس چند روزہ زندگی کی تکالیف کا برداشت کر لینا کیا مشکل ہے۔ اس دائمی جہان کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔ جو شخص کوئی تکلیف ہی نہیں اٹھاتا۔ وہ کیا سرمایہ رکھتا ہے۔

مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ صرف صبر کرنے والا ہی نہ ہو۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے۔ کہ مصیبت پر راضی ہو۔ خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملا دے یہی مقام اعلیٰ ہے۔ مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ منعم کو نعمتوں پر مقدم رکھو۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو وہ شکوہ شروع کرتے ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ کے ساتھ قطع تعلق کرتے ہیں۔ بعض عورتیں کوستی ہیں۔ اور گالیاں دیتی ہیں۔ بعض مرد بھی ایمانی حالت میں ناقص ہوتے ہیں۔

یہ ایک ضروری نصیحت ہے۔ لہٰذا اس کو یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص مصیبت زدہ ہو۔ تو اسے ڈرنا چاہیئے کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے بڑھ کر اس پر کوئی مصیبت گرے۔ کیونکہ دنیا دار المصائب ہے۔ اور اس میں غافل ہو کر بیٹھنا اچھا نہیں۔ اکثر مصائب متنبہ کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ ابتداء میں اس کی صورت خفیف ہوتی ہے۔ انسان اس کو مصیبت نہیں سمجھتا۔ پھر وہ بے تاب کرنے والی مصیبت ہو جاتی ہے۔ لیکن جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے۔ اس کو بالآخر اجر ملتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اس بات پر شہادت ہے کہ صبر کا اجر ضرور ہے۔

جو لوگ خدا کی خاطر صبر نہیں کرتے۔ ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے۔ مگر پھر نہ وہ ثواب ہے نہ وہ اجر۔ کسی عزیز کے مرنے کے وقت عورتیں سیاپا کرتی ہیں۔ بعض نادان مرد سر پر راکھ ڈالتے ہیں۔ تھوڑے عرصہ کے بعد خود ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ .....

آج ہی اپنی اصلاح کر لو۔ کسی کو کیا خبر ہے کہ آج کیا اور کل کیا ہونے والا ہے۔ ...... جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے کہ مال۔ اولاد۔ بیوی۔ بھائیوں سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں ان کی قدر۔ عزت خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔ دین کی جڑھ اس میں ہے کہ ہر امر میں خداوند تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں۔ اور خدا ہمارا ہے۔ اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جاوے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں ...... خدا کی رضا ضروری ہے۔"

(بدر ۱۶ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱ تا صفحہ ۱۲)

اعلانِ نکاح

۱۴ جولائی کو عبد السلام بن مولوی نور الدین صاحب گونیکی کا نکاح خورشید بیگم بنت سید گلزار احمد صاحب کھاریاں (گجرات) سے پانسو روپے مہر پر ہوا۔ خدا تعالیٰ جانبین کے

سپین میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیاں

از جناب محمد اسحٰق صاحب مجاہد احمدیت

پبلک لیکچر

خاکسار نے یہاں کے مسلمانوں کے جلسۂ میلاد النبی کے موقعہ پر دو لیکچر دئے۔ پہلے لیکچر کیلئے خاکسار کو کوئی دعوت نامہ نہ آیا تھا۔ خاکسار صرف اس خیال سے کہ دیکھوں یہ لوگ ایسے جلسوں پر کیا کرتے ہیں ان جلسہ میں گیا اور جب وہاں گیا۔ تو انہوں نے مجبور کیا کہ خاکسار کچھ بولے چنانچہ ان کی درخواست پر خاکسار نے اس موضوع پر کہ "آنحضرتؐ کا نام محمدؐ کیوں ہے" - تقریباً پندرہ منٹ تقریر کی۔ دوسری تقریر کا انتظام یہاں کی ایک سوسائٹی "Crescent Youth Society" نے کیا جو فری ٹاؤن کے تعلیم یافتہ مسلمان نوجوانوں کی ایک انجمن ہے۔ یہ لیکچر ایک سکول کے ہال میں ہوا اور اس موقعہ پر دو سو آدمیوں کو بذریعہ کارڈ مدعو کیا گیا جو سب کے سب انگریزی تعلیم یافتہ تھے۔ ان میں سے بعض عیسائی بھی تھے۔ لیکن اکثریت مسلمانوں کی تھی یہ جلسہ رات کے نو بجے شروع ہوا اور ایک بجے ختم ہوا۔ اس موقعہ پر چار لیکچراروں نے تقریریں کیں۔ جن میں سے خاکسار تیسرے نمبر پر تھا اور میری تقریر کا موضوع The influence of the Holy Prophets mission on the Worlds History. تھا خاکسار نے اپنی تقریر کو مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان نبی کی حیثیت سے (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان سلطنت کے بانی کی حیثیت سے (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان انجمن کے بانی کی حیثیت سے۔ یہ لیکچر تقریباً ۲ پونے گھنٹہ جاری رہا۔ جس کے آخر میں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک چھوٹا سا موازنہ بیان کیا۔ جس کو مجمع نے بڑی دلچسپی سے سنا۔ خصوصاً جب میں نے موازنہ کرتے ہوئے یہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غریب پیدا ہوئے۔ سردار قوم کی حیثیت سے زندہ رہے۔ اور بادشاہ ہو کر فوت ہوئے۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ کے متعلق ایک عیسائی کا قول پڑھا جس میں وہ حضرت عیسیٰ کے متعلق کہتا ہے۔ "He was born poor, lived [illegible] and died penniless"

جماعت احمدیہ کے فرائض

محمد ابراہیم صاحب عابد ڈسکوی واقف زندگی

موجودہ حالات میں جماعت احمدیہ کے ہر نوجوان اور ہر بوڑھے اور تمام احمدی مستورات نے غور کرنا اور سوچنا ہے کہ ہمارے کیا فرائض ہیں۔ ہمارے پاس انسانی زندگی کا ایک لائحہ عمل ہے۔ جسے قرآن کریم کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ہمارے لئے یہی ایک مشعل راہ ہے۔ جس پر چل کر ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس میں گذشتہ انبیاء کی جماعتوں کے قصص موجود ہیں۔ جو ہمارے لئے ہدایت کا موجب ہو سکتے ہیں۔ ان قصص میں حضرت عیسے علیہ السلام کے حواریوں کا قصہ بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یا ایہا الذین امنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسے ابن مریم للحواریین من انصاری الی۔ قال الحواریون نحن انصار اللہ

اس میں اللہ تعالےٰ نے مومنین کو ارشاد فرمایا ہے۔

اے ایمان والو تم بھی اس طرح اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار بن جاؤ جیسے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری ان کی مصیبت کے وقت ان کے مددگار بن گئے تھے۔ یہ خطاب باری براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تھا۔ آیئے اور دیکھئے کہ اس کا جواب آنحضرت کے صحابہؓ نے اپنی زندگی میں کیا دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کے نبیؐ اور اللہ تعالےٰ کے دین کی مدد کی۔ انہوں نے اپنی جانوں کو۔ مالوں کو۔ خاندانوں کو اور اپنی اولادوں کو محض اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت اور دنیا میں قیام امن کے لئے وقف کر دیا۔ اور جو عہد انہوں نے کیا اسکی کما حقہٗ پابندی کی۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کر دیں گے۔ اور ہمارا یہ بھی دعوےٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام کے مثیل ہو کر آئے تھے۔

ہم میں گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود مبارک موجود نہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل مصلح موعود اور موعود خلیفۃ اللہ موجود ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقدس خاندان ہم میں موجود ہے۔ آؤ آج ہم پھر عہد کریں۔ کہ ہم دنیا میں خاصکر ہندوستان میں امن کے قیام کے لئے اور شعائر اللہ کی حفاظت کیلئے ہر طرح کی قربانی کریں گے۔ ہم اپنا سب کچھ اسطرح قربان کریں گے جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔

آخر میں اللہ تعالےٰ کے حضور ملتجی ہوں کہ وہ ہمارے گناہوں کو ہماری کمزوریوں کو اور ہماری کوتاہیوں کو اپنی ستاری کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم واقعی ہی ایسے ہی بن جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ ہم سے راضی ہو جائے آمین۔

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) مَا هٰذَا اِلَّا تَهْدِيْدُ الْحُكَّامِ

یعنی یہ جو دیکھا اس کا بجز اس کے کچھ اثر نہیں کہ حکام کی طرف سے کچھ ڈرانے کی کارروائی ہو گی۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو گا۔

پھر بعد اس کے الہام ہوا۔

قَدِ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ:- مومنوں پر ایک ابتلا آیا۔

پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا کہ

لِيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِيْنَ۔

یہ میری جماعت کی طرف خطاب ہے کہ خدا نے ایسا کیا۔ تا خدا تمہیں جتلا دے۔ کہ تم میں سے وہ کون ہے۔ کہ اس کے مامور کی راہ میں صدق دل سے کوشش کرتا ہے اور وہ کون ہے جو اپنے دعوے بیعت میں جھوٹا ہے

(۲) ایک مرتبہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پہرہ کے لئے پھرتا ہوں۔ جب میں چند قدم گیا۔ تو ایک شخص مجھے ملا اور اس نے کہا کہ آگے فرشتوں کا پہرہ ہے۔ یعنی تمہارے پہرہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ تمہاری فرودگاہ کے اردگرد فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا۔

این ست در مقام محبت سرائے ما

تمام جائدادیں اصل مالکوں کو واپس دلائی جائیں گی

مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کا اعلان

شملہ ۲۶ اگست مشرقی پنجاب کی حکومت نے ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ بتایا ہے کہ موجودہ فسادات میں جن لوگوں نے دوسروں کی جائدادوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ حکومت ان کے قبضہ کو تسلیم نہیں کرے گی۔ بلکہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اور تمام زمینیں۔ مکانات اور سامان حتی الامکان ان کے اصل مالکوں کو واپس دلائے جائیں گے۔

مغربی پنجاب کی حکومت نے بھی اسی اصول پر چلنے کا اعلان کیا ہے اور بتایا ہے کہ جن مکانات کے مالکان اس وقت موجود نہیں ہیں۔ ان کے سامان کو حفاظت کے ساتھ حکومت کی نگرانی میں مقفل کر دیا جائے گا۔ گو خالی مکانات مجسٹریٹ کے اجازت پر کرایہ پر دئیے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں حفاظت کی ذمہ واری کرایہ دار پر ہو گی۔ اور جب اصل مالکان آ جائیں گے۔ تو مکانات اور ان کا سامان ان کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

مشرقی پنجاب کی گورنمنٹ نے آج اعلان کیا ہے کہ دیہاتی علاقوں میں حالت اب سدھر رہی ہے۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ لدھیانہ اور فیروزپور میں اب امن ہے۔ سوموار کو دو مال گاڑیوں کو مختلف مقامات پر جلانے کی کوشش کی گئی۔ اتوار کو فرنٹیر میل پر حملہ کیا گیا۔ جس سے معمولی نقصان ہوا۔ گاڑیوں پر حملوں کی وجہ سے بھٹنڈا لائن کی اکثر گاڑیاں عارضی طور پر بند کر دی گئی ہیں ؏

ہندو۔ مسلم اور سکھ لیڈروں میں اہم مذاکرات

مشرقی پنجاب کی صورت حالات پر غور و خوض

لاہور ۲۶ اگست۔ ہندوستان کے ہائی کمشنر مقیم پاکستان مسٹر سری پرکاش آج مشرقی پنجاب کی صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے لاہور آئے۔ آپ کے ہمراہ ڈپٹی ہائی کمشنر اور دیوان چمن لال بھی تھے۔ آپ نے خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ وزیر اعظم مغربی پنجاب سے طویل ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت مسٹر غضنفر علی خاں وزیر خوراک پاکستان اور سکھ لیڈر گیانی کرتار سنگھ بھی موجود تھے۔

اس سلسلے میں آج مغربی پنجاب کی وزارت کی بھی ایک خاص میٹنگ ہوئی جس میں مشرقی پنجاب کی صورت حالات پر اور وہاں پناہ گزینوں کے معاملہ پر غور کیا گیا۔ میٹنگ میں پاکستان کے کمانڈر انچیف اور مسٹر غضنفر علی خاں بھی موجود تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر غضنفر علی خاں نے اس وقت تک لاہور میں ہی ٹھہرنے کا فیصلہ کیا ہے جب تک مشرقی پنجاب کی بدامنی دور نہیں ہو جاتی۔ اور مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کے متعلق وہ مطمئن نہیں ہو جاتے۔ امید ہے کہ مسٹر جناح بھی عنقریب لاہور آئیں گے۔

مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی سیالکوٹ اور گجرات کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ مسٹر جناح نے مشرقی پنجاب کی حالت اور پاکستان میں امن رکھنے کے سلسلے میں جو بیان دیا تھا۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے اس کی ۵ لاکھ کاپیاں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے صوبہ کے طول و عرض میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ؏

ہم غربت اور خوف کو دور کر دیں گے

مسٹر جناح کا بیان

کراچی ۲۶ اگست۔ کراچی میونسپل کارپوریشن نے مسٹر محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا۔ جس میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا گیا تھا۔ کہ مسٹر جناح نے پاکستان کی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا غیر مبہم الفاظ میں یقین دلایا ہے۔

مسٹر جناح نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے پاکستان گورنمنٹ کے مقاصد پر روشنی ڈالی آپ نے کہا پاکستان کا مقصد اسلامی اصولوں کے مطابق غربت۔ تنگ دستی اور ہر قسم کے خوف کو دور کرنا ہے۔ ہم اولین فرصت میں بلا امتیاز مذہب و ملت تمام لوگوں میں برابری اور مساوات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اقلیتوں کا کامل اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے ؏

سرحدی وفد کی پیشکش!

مصیبت زدگان مشرقی پنجاب کے لئے

لاہور ۲۶ اگست صوبہ سرحد کے باشندوں کے ایک وفد نے خان آف ممدوٹ وزیر اعظم مغربی پنجاب سے ملاقات کی۔ اور سرحد کی حکومت کی طرف سے یہ پیشکش کی کہ وہ مشرقی پنجاب کے فسادات کے سلسلے میں مدد کرنے کے لئے اپنے تمام وسائل پیش کرتی ہے وفد نے خان عبدالقیوم وزیر اعظم سرحد کا ایک مکتوب بھی خان آف ممدوٹ کو دیا۔ جس میں کہا گیا تھا کہ مشرقی پنجاب کی حالت کی وجہ سے سرحد کے طول و عرض میں غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ اور پٹھان مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی مدد کرنے کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں۔ اس وفد میں سرحدی حکومت کے نمائندوں کے علاوہ وہاں کے غیر سرکاری معززین بھی موجود تھے۔ ملاقات کے وقت مسٹر غضنفر علی خاں اور میاں ممتاز دولتانہ بھی موجود تھے ؏

وزیر اعظم سرحد کا بیان

پشاور ۲۶ اگست۔ عبدالقیوم خاں وزیر اعظم صوبہ سرحد نے ایک بیان میں صوبہ کے تمام سرکاری ملازمین سے اپیل کی ہے۔ کہ قیام پاکستان کے بعد ان پر جو اہم ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ وہ ان کا احساس کریں

آپ نے کہا نئی حکومت کی کامیابی کا انحصار سرکاری ملازمین کے تعاون پر ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ سرکاری ملازمین وفاداری کے ساتھ صوبہ کی خدمت کریں گے۔ انہیں اقلیتوں سے اور سیاسی مخالفین سے بالخصوص انصاف اور غیر جانبداری کا سلوک کرنا چاہئے۔ رشوت ستانی وغیرہ کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرنا چاہئے جو لوگ رشوت ستانی یا جانبداری کا ثبوت دیں گے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

جاپان سے سمجھوتہ کی شرائط

کینبرا ۲۶ اگست۔ برطانوی کامن ویلتھ کے ممالک نے فیصلہ کیا ہے کہ بہت جلد کینبرا میں ممالک کے نمائندوں پر مشتمل ایک کانفرنس بلائی جائے۔ اور اس میں جاپان کے ساتھ صلح کرنے کی شرائط کا فیصلہ کیا جائے۔

باؤنڈری کمیشن کے فیصلے کی مذمت

لنڈن ۲۶ اگست۔ لنڈن مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعے باؤنڈری کمیشن کے فیصلہ کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس میں مسلمانوں کے معاملہ میں سخت بے انصافی کی ہے اور مسلم اکثریت کے علاقوں کو بھی ہندوستان میں شامل کر دیا گیا ہے ؏

ہندو کلچر کا تحفظ

کراچی ۲۶ اگست سندھ یونیورسٹی نے ہندو تہذیب اور کلچر کی حفاظت کیلئے ایک بورڈ بنایا ہے اسمبلی اور ہندو لیڈروں کو اس بورڈ کا ممبر بنایا جائے گا۔ اس سے قبل اسلامی تہذیب اور کلچر کی حفاظت کے لئے بھی ایک بورڈ مقرر کرنے کا اعلان کیا گیا ہے ؏